

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام (حصہ چہارم)

<?xml encoding="UTF-8">

امام مہدی کا ذکر کتب آسمانی میں

حضرت داؤد کی زیور کی آیت ۲۴# مرموز ۹۷ میں ہے کہ آخری زمانہ میں جو انصاف کا مجسمہ انسان آئے گا، اس کے سر پر ابرسایہ فگن ہوگا۔ کتاب صفیائے پیغمبر کے فصل ۳ آیت ۹ میں ہے آخری زمانے میں تمام دنیا موحد ہو جائے گی۔ کتاب زیور مرموز ۱۲۰ میں ہے جو آخر الزماں آئے گا، اس پر آفتاب اثر انداز نہ ہوگا۔ صحیفہ شعیان پیغمبر کے فصل ۱۱ میں ہے کہ جب نور خدا ظہور کرے گا تو عدل و انصاف کا ڈنکا بجے گا۔ شیر اور بکری ایک جگہ رہیں گے چیتا اور بزغالہ ایک ساتھ چریں گے شیر اور گوسالہ ایک ساتھ رہیں گے، گوسالہ اور مرغ ایک ساتھ ہونگے شیر اور گائے میں دوستی ہوگی۔ طفل شیر خوار سانپ کب بل میں ہاتھ ڈالے گا اور وہ کاٹے گانہیں پھراسی صفحہ کے فصل ۲۷ میں ہے کہ یہ نور خدا جب ظاہر ہوگا، تو تلوار کے ذریعہ سے تمام دشمنوں سے بدلہ لے گا صحیفہ تنجاس حرف الف میں ہے کہ ظہور کے بعد ساری دنیا کے بت مٹا دیے جائیں گے، ظالم اور منافق ختم کر دیے جائیں گے یہ ظہور کرنے والا کنیز خدا (نرجس) کا بیٹا ہوگا۔ توریت کے سفر انبیاء میں ہے کہ مہدی ظہور کریں گے عیسیٰ آسمان سے اتریں گے، دجال کو قتل کریں گے انجیل میں ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دجال اور شیطان کو قتل کریں گے۔ اسی طرح مکمل واقعہ جس میں شہادت امام حسین اور ظہور مہدی علیہ السلام کا اشارہ ہے۔ انجیل کتاب دانیال باب ۱۲ فصل ۹ آیت ۲۲ روئے ۲# میں موجود ہے (کتاب الوسائل س ۱۲۹ طبع بمبئی ۱۳۳۹ ہجری)۔

امام مہدی کی غیبت کی وجہ

مذکورہ بالا تحریروں سے علما اسلام کا اعتراف ثابت ہو چکا یعنی واضح ہو گیا کہ امام مہدی کے متعلق جو عقائد اہل تشیع کے ہیں وہی منصف مزاج اور غیر متعصب اہل تسنن کے علماء کے بھی ہیں اور مقصد اصل کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کر دی، اب رہی غیبت امام مہدی کی ضرورت اس کے متعلق عرض ہے کہ :

(۱) اخلاق عالم نے ہدایت خلق کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور کثیر التعداد ان کے اوصیاء بھیجے۔ پیغمبروں میں سے ایک لاکھ تئیس ہزار نوسو ننانویں انبیاء کے بعد چونکہ حضور رسول کریم تشریف لائے تھے۔ لہذا ان کے جملہ صفات و کمالات و معجزات حضرت محمد مصطفیٰ صلعم میں جمع کر دیے تھے اور آپ کو خدا نے تمام انبیاء کے صفات کا جلوہ بروار بنایا بلکہ خود اپنی ذات کا مظہر قرار دیا تھا اور چونکہ آپ کو بھی اس دنیائے فانی سے ظاہری طور پر جاناتھا اس لئے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علی کو بر قسم کے کمالات سے بھرپور کر دیا تھا

یعنی حضرت علی اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ نبوی کمالات سے بھی ممتاز ہو گئے تھے۔ سرور کائنات کے بعد کائنات عالم صرف ایک علی کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی آپ کے بعد سے یہ کمالات اوصیاء میں منتقل ہوتے ہوئے امام مہدی تک پہنچے بادشاہ وقت امام مہدی کو قتل کرنا چاہتا تھا اگر وہ قتل ہو جاتے تو دنیا سے انبیاء و اوصیاء کا نام و نشان مٹ جاتا اور سب کی یادگار بیک ضرب شمشیر ختم ہو جاتی اور چونکہ انہیں انبیاء کے ذریعہ سے خداوند عالم متعارف ہوا تھا لہذا اس کا بھی ذکر ختم ہو جاتا اس لئے ضرورت تھی کہ ایسی ہستی کو محفوظ رکھا جائے جو جملہ انبیاء اور اوصیاء کی یادگار اور تمام کے کمالات کی مظہر ہو۔

(۲) خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ” وجعلها كلمة باقية في عقبه “ ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دیا ہے نسل ابراہیم دو فرزندوں سے چلی ہے ایک اسحاق اور دوسرے اسماعیل۔ اسحاق کی نسل سے خداوند عالم جناب عیسیٰ کو زندہ و باقی قرار دے کر آسمان پر محفوظ کر چکا تھا۔ اب یہ مقتضائے انصاف ضرورت تھی کہ نسل اسماعیل سے کسی ایک کو باقی رکھے اور وہ بھی زمین پر کیونکہ آسمان پر ایک باقی موجود تھا، لہذا امام مہدی کو جو نسل اسماعیل سے ہیں زمین پر زندہ اور باقی رکھا اور انہیں بھی اسی طرح دشمنوں کے شر سے محفوظ کر دیا جس طرح حضرت عیسیٰ کو محفوظ کیا تھا۔

(۳) یہ مسلمات اسلامی سے ہے کہ زمین حجت خدا اور امام زمانہ سے خالی نہیں رہ سکتی (اصول کافی ۱۰۳ طبع نولکشور) چونکہ حجت خدا اس وقت امام مہدی کے سوا کوئی نہ تھا اور انہیں دشمن قتل کر دینے پر تلے ہوئے تھے اس لئے انہیں محفوظ و مستور کر دیا گیا۔ حدیث میں ہے کہ حجت خدا کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور انہیں کے ذریعہ سے روزی تقسیم کی جاتی ہے (بحار)۔

(۴) یہ مسلم ہے کہ حضرت امام مہدی جملہ انبیاء کے مظہر تھے اس لئے ضرورت تھی کہ انہیں کی طرح ان کی غیبت بھی ہوتی یعنی جس طرح بادشاہ وقت کے مظالم کی وجہ سے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے عہد حیات میں مناسب مدت تک غائب رہ چکے تھے اسی طرح یہ بھی غائب رہتے۔

(۵) قیامت کا آنا مسلم ہے اور واقعہ قیامت میں امام مہدی کا ذکر بتاتا ہے کہ آپ کی غیبت مصلحت خداوندی کی بناء پر ہوئی ہے۔

(۶) سورہ انا انزلنا سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ شب قدر میں ہوتا رہتا ہے یہ ظاہر ہے کہ نزول ملائکہ انبیاء و اوصیاء ہی پر ہوا کرتا ہے۔ امام مہدی کو اس لئے موجود اور باقی رکھا گیا ہے تاکہ نزول ملائکہ کی مرکزی غرض پوری ہو سکے، اور شب قدر میں انہیں پر نزول ملائکہ ہوسکے حدیث میں ہے کہ شب قدر میں سال بھر کی روزی وغیرہ امام مہدی تک پہنچادی جاتی ہے اور وہی اس تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

(۷) حکیم کافعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا یہ دوسری بات ہے کہ عام لوگ اس حکمت و مصلحت سے واقف نہ ہوں غیبت امام مہدی اسی طرح مصلحت و حکمت خداوندی کی بنا پر عمل میں آئی ہے جس طرح طواف کعبہ، رمی جمرہ وغیرہ ہے جس کی اصل مصلحت خداوند عالم ہی کو معلوم ہے۔

(۸) امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانا ہے کہ امام مہدی کو اس لئے غائب کیا جائے گا تاکہ خداوند عالم اپنی

ساری مخلوق کا امتحان کر کے یہ جانچے کہ نیک بندے کون ہیں اور باطل پرست کون لوگ ہیں (اکمال الدین)۔

۹) چونکہ آپ کو اپنی جان کا خوف تھا اور یہ طے شدہ ہے کہ ”من خاف علی نفسہ احتاج الی الاستتار“ کہ جسے اپنے نفس اور اپنی جان کا خوف ہو وہ پوشیدہ ہونے کو لازمی جانتا ہے (المرتضی)۔

(آپ کی غیبت اس لئے واقع ہوئی ہے کہ خداوند عالم ایک وقت معین میں آل محمد پر جو مظالم کیے گئے ہیں۔ ان کا بدلہ امام مہدی کے ذریعہ سے لے گا یعنی آپ عہد اول سے لے کر بنی امیہ اور بنی عباس کے ظالموں سے مکمل بدلہ لیں گے۔ (اکمال الدین)۔

غیبت امام مہدی جعفر جامعہ کی روشنی میں

علامہ شیخ قندوزی بلخی حنفی رقمطراز ہیں کہ سدید صیرفی کا بیان ہے کہ ہم اور مفضل بن عمر، ابوبصیر، ابان بن تغلب ایک دن صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ”اے محمد! تمہاری غیبت کی خبر نے میرا دل بے چین کر دیا ہے“ میں نے عرض کی حضور خدا آپ کی آنکھوں کو بھی نہ رلائے بات کیا ہے کس لئے حضور گریہ کنائیں فرمایا۔ اے سدید! میں نے آج کتاب ”جعفر جامع“ میں بوقت صبح امام مہدی کی غیبت کا مطالعہ کیا ہے، اے سدید! یہ وہ کتاب ہے جس میں ”علم ماکان وما یكون“ کا اندراج ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب اس میں لکھا ہوا ہے اے سدید! میں نے اس کتاب میں یہ دیکھا ہے کہ ہماری نسل سے امام مہدی ہوں گے۔ پھر وہ غائب ہو جائیں گے اور ان کی غیبت نیز عمر بہت طویل ہوگی ان کی غیبت کے زمانہ میں مومنین مصائب میں مبتلا ہوں گے اور ان کے امتحانات ہوتے رہیں گے اور غیبت میں تاخیر کی وجہ سے ان کے دلوں میں شکوک پیدا ہوتے ہوں گے پھر فرمایا: اے سدید! سنو! ان کی ولادت حضرت موسیٰ کی طرح ہوگی اور ان کی غیبت عیسیٰ کی مانند ہوگی اور ان کے ظہور کا حال حضرت نوح کے مانند ہوگا اور ان کی عمر حضرت خضر کی عمر جیسی ہوگی (ینابع المودة) اس حدیث کی مختصر شرح یہ ہے کہ:

۱) تاریخ میں ہے کہ جب فرعون کو معلوم ہوا کہ میری سلطنت کا زوال ایک مولود بنی اسرائیل کے ذریعہ ہوگا تو اس نے حکم جاری کر دیا کہ ملک میں کوئی عورت حاملہ نہ رہنے پائے اور کوئی بچہ باقی نہ رکھا جائے چنانچہ اسی سلسلہ میں ۴۰ ہزار بچے ضائع کئے گئے لیکن نے خدا حضرت موسیٰ کو فرعون کی تمام ترکیبوں کے باوجود پیدا کیا، باقی رکھا اور انہیں کے ہاتھوں سے اس کی سلطنت کا تختہ الٹوایا۔ اسی طرح امام مہدی کے لئے ہوا کہ تمام بنی امیہ اور بنی عباسیہ کی سعی بلیغ کے باوجود آپ بطن نرجس خاتون سے پیدا ہوئے اور کوئی آپ کو دیکھ نہ سکا۔

۲) حضرت عیسیٰ کے بارے میں تمام یہودی اور نصرانی متفق ہیں کہ آپ کو سولی دیدی گئی اور آپ قتل کئے جاچکے، لیکن خداوند عالم نے اس کی رد فرمادی اور کہ دیا کہ وہ نہ قتل ہوئے ہیں اور نہ ان کو سولی دی گئی ہے یعنی خداوند عالم نے اپنے پاس بلالیا ہے اور وہ آسمان پر امن و امان خدا میں ہیں۔ اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بھی لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ پیدا ہی نہیں ہوئے حالانکہ وہ پیدا ہو کر حضرت عیسیٰ کی طرح غائب ہو چکے ہیں۔

۳ حضرت نوح نے لوگوں کی نافرمانی سے عاجز آکر خدا کے عذاب کے نزول کی درخواست کی خداوند عالم نے فرمایا کہ پہلے ایک درخت لگاؤ وہ پھل لائے گاتب عذاب کرونگا اسی طرح نوح نے سات مرتبہ کیا بالاخر اس تاخیر کی وجہ سے آپ کے تمام دوست و موالی اور ایمان دار کافر ہو گئے اور صرف ستر مومن رہ گئے ۔ اسی طرح غیبت امام مہدی اور تاخیر ظہور کی وجہ سے ہو رہا ہے ۔ لوگ فرامین پیغمبر اور آئمہ علیہم السلام کی تکذیب کر رہے ہیں اور عوام مسلم بلا وجہ اعتراضات کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے مشہور ہے کہ جب دنیا میں چالیس مومن کامل رہ جائیں گے تب آپ کا ظہور ہوگا ۔

(حضرت خضر جو زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے اور جب کہ حضرت خضر کے زندہ اور باقی رہنے میں مسلمانوں کو کوئی اختلاف نہیں ہے حضرت امام مہدی کے زندہ اور باقی رہنے میں بھی کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے ۔

غیبت صغری و کبری اور آپ کے سفراء

آپ کی غیبت کی دو حیثیت تھی ، ایک صغری اور دوسری کبری ، غیبت صغری کی مدت ۷۵ یا ۷۳ سال تھی ۔ اس کے بعد غیبت کبری شروع ہو گئی غیبت صغری کے زمانے میں آپ کا ایک نائب خاص ہوتا تھا جس کے ذریعہ اہتمام ہر قسم کا نظام چلتا تھا سوال و جواب، خمس و زکوٰۃ اور دیگر مراحل اسی کے واسطہ طے ہوتے تھے خصوصی مقامات محروسہ میں اسی کے ذریعہ اور سفارش سے سفراء مقرر کئے جاتے تھے ۔

سب سے پہلے جنہیں نائب خاص ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ ان کا نام نامی واسم گرامی حضرت عثمان بن سعید عمری تھا آپ حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے معتمد خاص اور اصحاب خلص میں سے تھے آپ قبیلہ بنی اسد سے تھے آپ کی کنیت ابو عمر تھی ، آپ سامرہ کے قریہ عسکر کے رہنے والے تھے وفات کے بعد آپ بغداد میں دروازہ جبلہ کے قریب مسجد میں دفن کئے گئے آپ کی وفات کے بعد بحکم امام علیہ السلام آپ کے فرزند، حضرت محمد بن عثمان بن سعید اس عظیم منزلت پر فائز ہوئے ، آپ کی کنیت ابو جعفر تھی آپ نے اپنی وفات سے ۲ ماہ قبل اپنی قبر کھدوا دی تھی آپ کا کہنا تھا کہ میں یہ اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے امام علیہ السلام نے بتا دیا ہے اور میں اپنی تاریخ وفات سے واقف ہوں آپ کی وفات جمادی الاول ۳۰۵ ہجری میں واقع ہوئی ہے اور آپ ماں کے قریب بمقام دروازہ کوفہ سرراہ دفن ہوئے ۔ پھر آپ کی وفات کے بعد بواسطہ مرحوم حضرت امام علیہ السلام کے حکم سے حضرت حسین بن روح اس منصب عظیم پر فائز ہوئے ۔ جعفر بن محمد بن عثمان سعید کا کہنا ہے ، کہ میرے والد حضرت محمد بن عثمان نے میرے سامنے حضرت حسین بن روح کو اپنے بعد اس منصب کی ذمہ داری کے متعلق امام علیہ السلام کا پیغام پہنچایا تھا ۔ حضرت حسین بن روح کی کنیت ابو قاسم تھی آپ محلہ نوبخت کے رہنے والے تھے آپ خفیہ طور پر جملہ ممالک اسلامیہ کا دورہ کیا کرتے تھے آپ دونوں فرقوں کے نزدیک معتمد ، ثقہ ، صالح اور امین قرار دئے گئے ہیں آپ کی وفات شعبان ۳۲۶ میں ہوئی اور آپ محلہ نوبخت کوفہ میں مدفون ہوئے ہیں آپ کی وفات کے بعد بحکم امام علیہ السلام حضرت علی بن محمد السمری اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے آپ کی کنیت ابو الحسن تھی ، آپ اپنے فرائض انجام دئے رہے تھے ، جب وقت قریب آیا تو آپ سے کہا گیا کہ آپ اپنے بعد کا کیا انتظام کریں گے ۔ آپ نے فرمایا کہ اب آئندہ یہ سلسلہ قائم نہ رہے گا ۔

(مجالس المومنین ص ۸۹ وجزیزہ خضرا ص ۶ وانوارالحسینیہ ص ۵۵) - ملاجامی اپنی کتاب شواہدالنبت کے ص ۲۱۲ میں لکھتے ہیں کہ محمد السمری کے انتقال سے ۶ یوم قبل امام علیہ السلام کا ایک فرمان ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوا - جس میں ان کی وفات کا ذکر اور سلسلہٴ سفارت کے ختم ہونے کا تذکرہ تھا - امام مہدی کے خط کے عیون الفاظ یہ ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

” یا علی بن محمد عظم الله اجراخرانک فیک فانک میت مابینک و بین ستة ایام فاجمع امرک ولا ترض الی احد یقوم مقامک بعد وفاتک فقد وقعت الغیبة السامة فلا ظهورا لا بعد اذن الله تعالى وذلك بعد طول الامد الخ“۔
ترجمہ : اے علی بن محمد ! خداوند عالم تمہارے بارے میں تمہارے بھائیوں اور تمہارے اوردوستوں کو اجر جزیل عطا کرے، تمہیں معلوم ہو کہ تم چھ یوم میں وفات پانے والے ہو، تم اپنے انتظامات کرلو۔ اور آئندہ کے لئے اپنا کوئی قائم مقام تجویز و تلاش نہ کرو۔ اس لئے کہ غیبت کبری واقع ہوگئی ہے اور اذن خدا کے بغیر ظہور ناممکن ہوگا۔ یہ ظہور بہت طویل عرصہ کے بعد ہوگا۔

غرض کہ چھ یوم گزرنے کے بعد حضرت ابوالحسن علی بن محمد السمری بتاریخ ۱۵ شعبان ۳۲۹ انتقال فرما گئے۔ اور پھر کوئی خصوصی سفیر مقرر نہیں ہوا اور غیبت کبری شروع ہوگئی۔

سفرائ عمومی کے اسماء

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان سفرائ کے اسماء بھی درج ذیل کردئے جائیں جو انہیں نواب خاص کے ذریعہ اور سفارش سے بحکم امام ممالک محروسہ مخصوصہ میں امام علیہ السلام کا کام کرتے تھے اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ (بغداد سے حاجز، بلالی، عطار - کوفہ سے عاصمی - ابواز سے محمد بن ابراہیم بن مہریر - ہمدان سے محمد بن صالح - رے سے بسامی واسدی - آذربائیجان سے قسم بن علاء - نیشاپور سے محمد بن شاذان - قسم سے احمد بن اسحاق۔ (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۲۰)۔